سوال

(886)ایسے شخص کو سرداروغیرہ بنانا درست ہے یانہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں، علمائے دین اس مسئلہ میں ، کہ ایک شخص اہل علم ابتداء دین محمدی میں تھا ، رفتہ رفتہ چلہائے غیر مشروعہ مروجہ صوفیہ میں منہمک ہوااور گاہے مذہب نیچری کواور گاہے مذہب عیسائی کوٹھیک بتاتا ہے ، بعض لوگ نے اس کوان کے معابد میں شامل ہوتے دیکھا، اس کا والد کہتا ہے کہ اس کو خفقان ہے ، اب اس شخص کا کیا حکم ہے ، زید کہتا ہے کہ یہ شخص اگر توبہ کرے تواس کے ساتھ سلام وکلام وشادی وغمی میں شامل ہونا درست ہے لیکن سردار کے ہوتے ہوئے اورامام کے ہوتے ہوئے اس کوامام وسردار نہ بنانا چاہیے اور حدیث شریف اس سے نہ قبول کرنی چاہیے، اگر وہ شخص نماز پڑھتا ہواور کوئی شخص اس کی اقتدا کرلے تو جائز ہے، پس ایسے شخص کو سرداروغیرہ بنانا درست ہے یانہیں ۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص ادیان باطلہ کفریہ کی صراحۃً تصویب کرے اور ساتھ اس کے ان کے معابد میں بھی شامل ہو تو وہ باتفاق اہل علم کافر ہے ،ایسا شخص اگر توبہ صحیحہ کرے (جس کے آثار علانیہ پائے جائیں، توالبتہ وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوگا اور جمیع احکام میں مثل سائر اہل اسلام کے ہوگا اس کے ساتھ سلام وکلام اوراس کی شادی وغمی میں شریک ہونا اور نماز میں اس کی اقتدا کرنا وغیرہ سب کچھ جائزودرست ہوگا رہا یہ امر کہ بعد توبہ صحیحہ کے اس کو سرداروامام بنانا درست ہے یا نہیں، سوواضح ہوکہ ہر مسلمان سرداری وامامت کی قابلیت واہلیت نہیں رکھتا ہے ، اس منصب جلیل کی شرعاً جواہلیت وقابلیت رکھے ، اس کو بنانا چاہیے رہی یہ بات کہ شخص مذکور کو خفقان یا جنون ہے یا نہیں، سوواضح ہوکہ خفقان یا جنون امراض مشاہدہ و بدیہیہ سے ہیں اگراس شخص میں خفقان یا جنون کے آثار وعلامات پائے جاتے ہیں تو یہ شخص مجنون یا بمتلابخفقان قرار دیا جائے گا ورنہ نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم ۔ حررہ محمد عبدالحق ملتان عفی عنہ   سید محمد نذیر حسین

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02